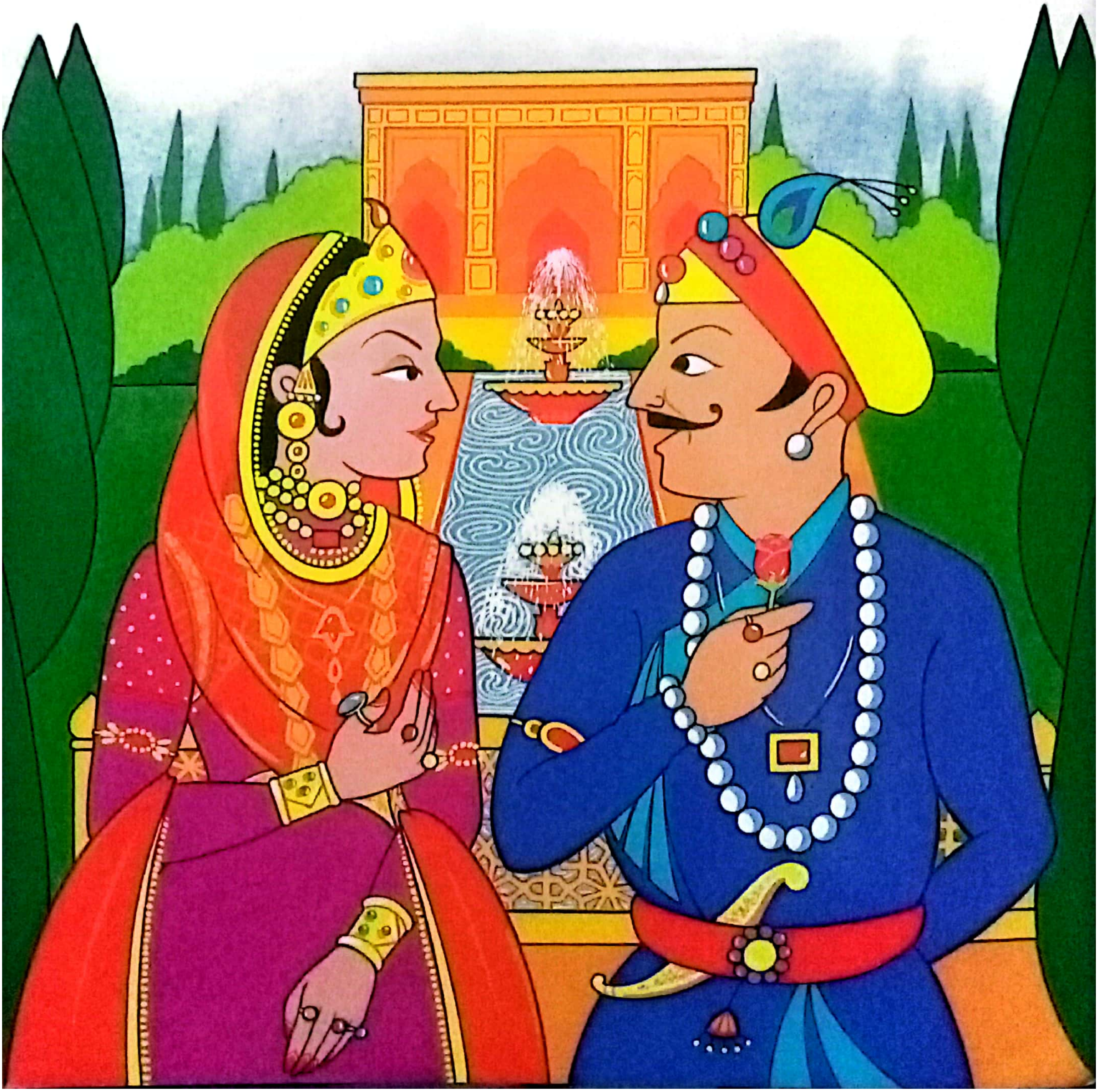
نمک کی مٹھاس



ملکیتِ حکومتِ پنجاب

نمک کی مٹھاس

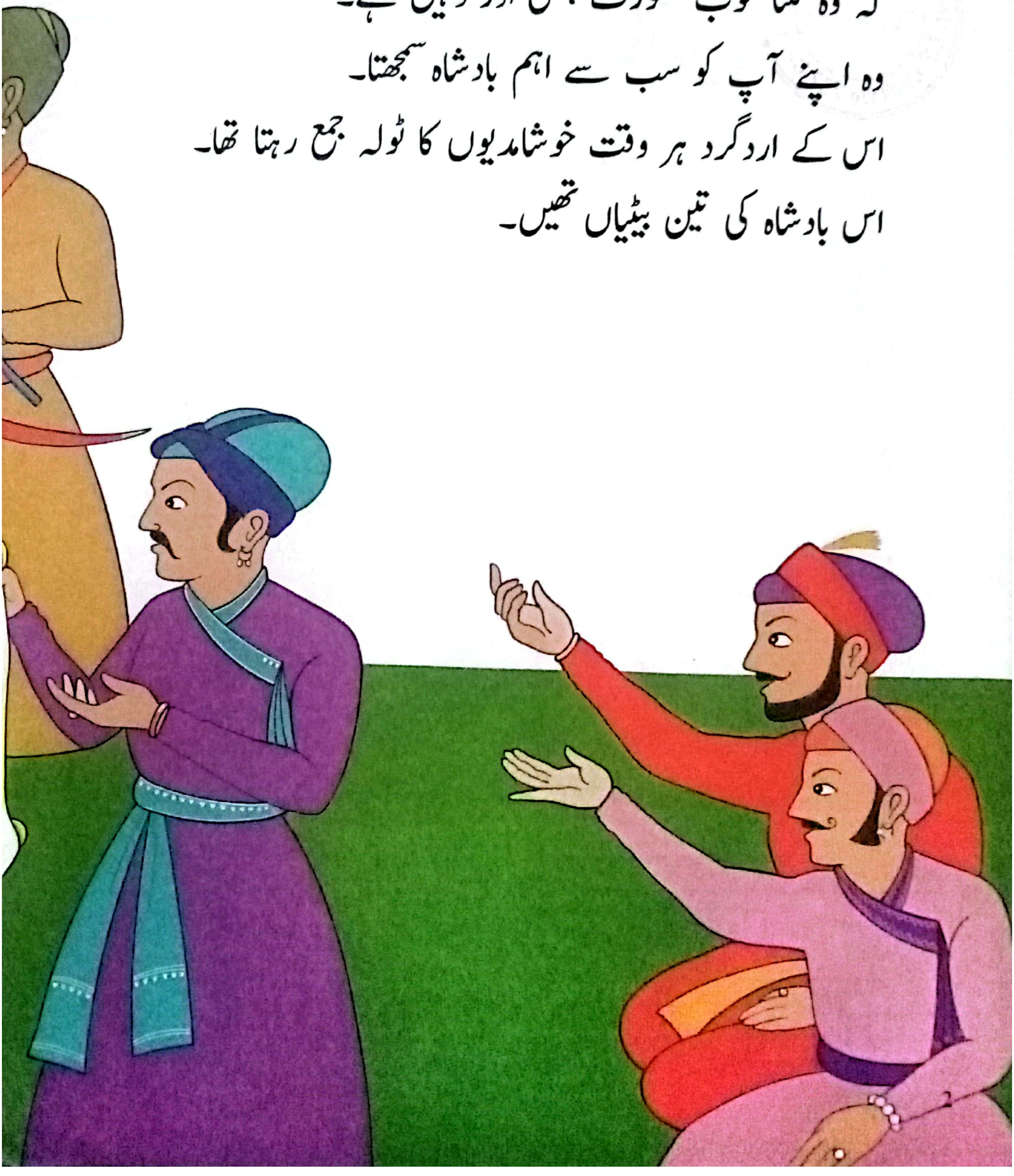


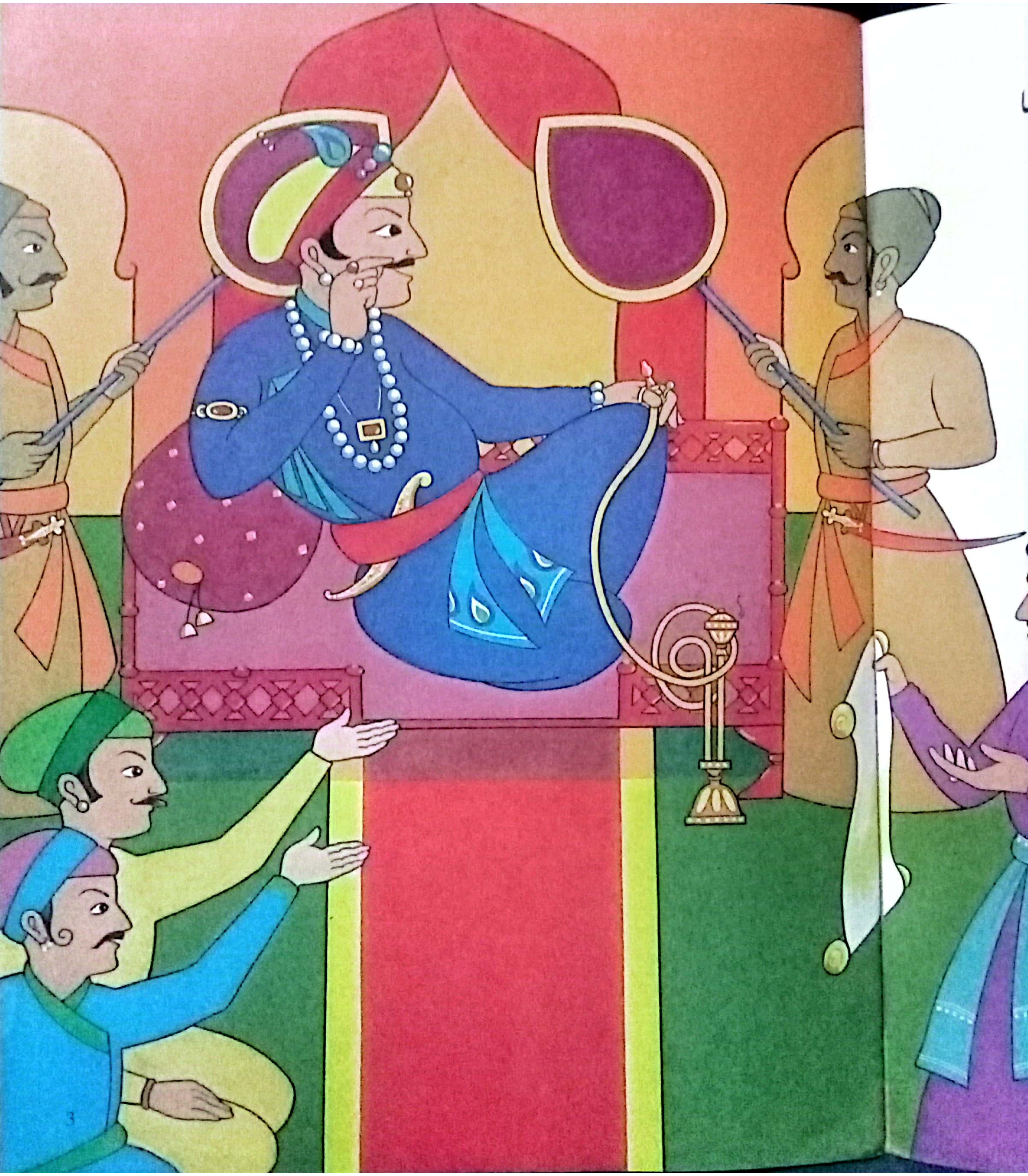
تحریر: سوزن لیسی اور زاہدہ شاہ

تصاویر: شازیہ مسعود

PMSP Punjab
OXFORD UNIVERSITY PRESS
DFID Department For International Development

ایک تھا بادشاہ۔ وہ سب کو یہ بتاتے ہوئے نہیں تھکتا تھا
کہ وہ کتنا خوب صورت ، سخی اور ذہین ہے۔
وہ اپنے آپ کو سب سے اہم بادشاہ سمجھتا۔
اس کے اردگرد ہر وقت خوشامدیوں کا ٹولہ جمع رہتا تھا۔
اس بادشاہ کی تین بیٹیاں تھیں۔

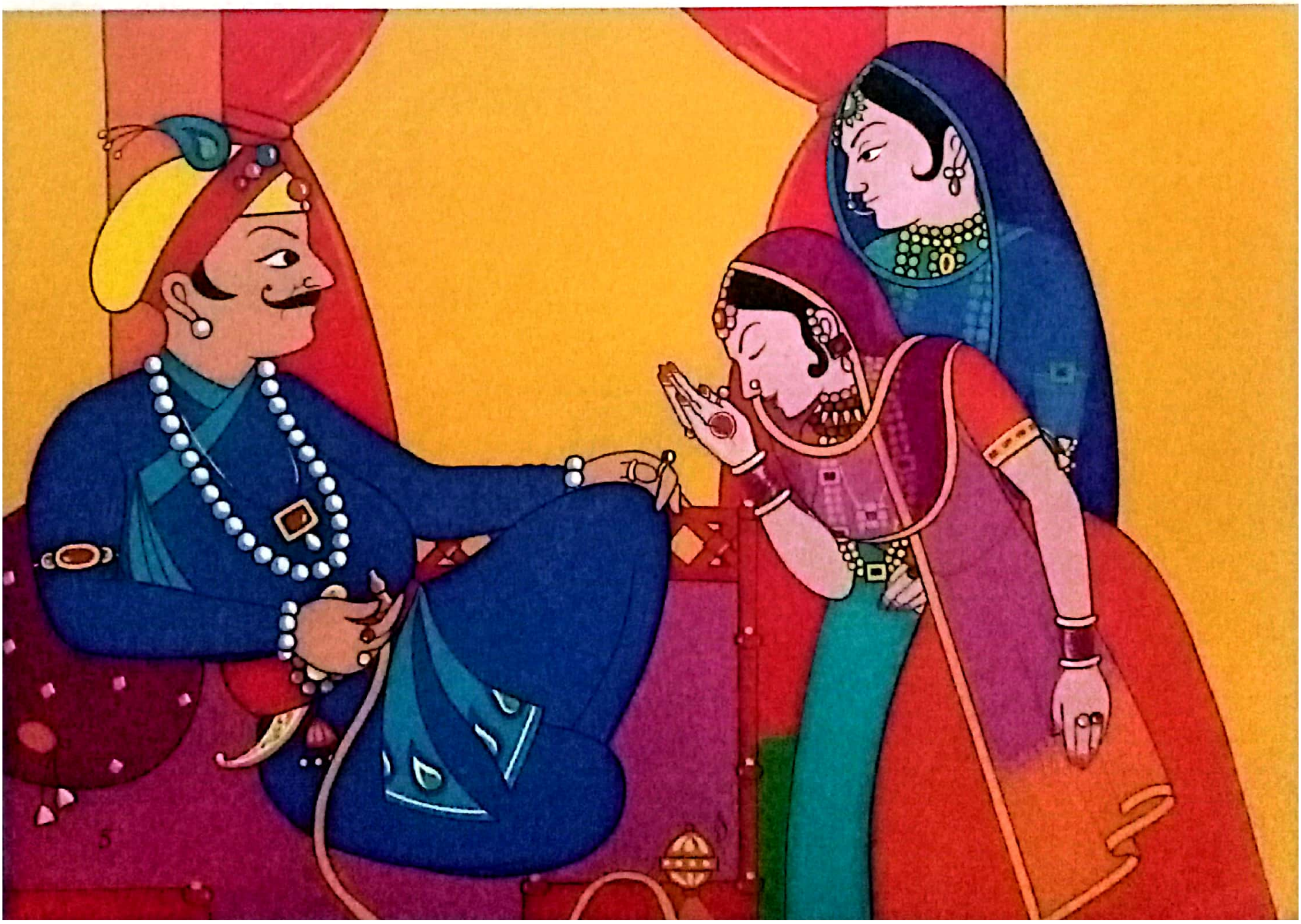




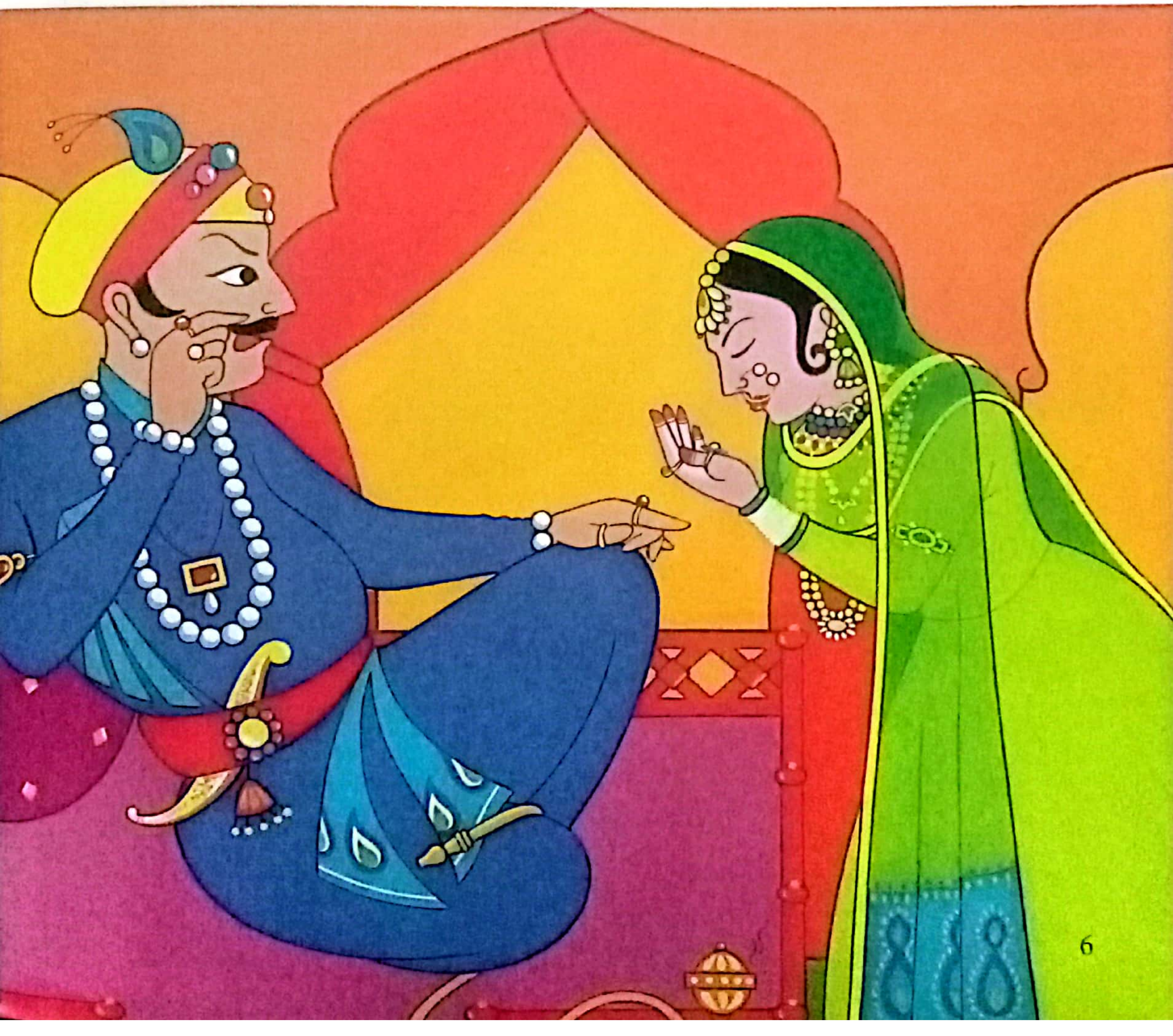


ایک دن اس نے اپنی بیٹیوں کو بلایا اور پوچھا
"پیاری بیٹیو! رعایا ہم سے محبت کرتی ہے۔ ہم جہاں بھی جاتے ہیں ، لوگ ہماری تعریف کرتے ہیں۔ اب ہم یہ جاننا چاہتے ہیں کہ ہماری بیٹیاں ہم سے کتنی محبت کرتی ہیں اور وہ ہم سے کیسا پیار کرتی ہیں؟

بادشاہ کی سب سے بڑی بیٹی نے ادب سے کہا
"بابا! میں آپ سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔
آپ کے لئے میرا پیار شہد کی طرح شِیریں اور سُنہری
ہے۔" بادشاہ نے مُسکراتے ہوئے سر ہلایا۔
اب دوسری بیٹی حاضر ہوئی اس نے کہا "بابا میں بھی آپ
سے بہت محبت کرتی ہوں۔ میرا پیار شکر کی طرح میٹھا
اور چمک دار ہے"۔ بادشاہ خُوشی سے پُھول گیا۔



اب اُس نے اپنی تیسری بیٹی کی طرف دیکھا۔
اور پوچھا " اب تم بتاؤ۔ تم ہمیں کیسا پیار کرتی ہو؟
وہ خاموشی سے بادشاہ کے سامنے جُھکی۔
پھر کچھ سوچ کر بولی "بابا آپ کے لئے میرا پیار نمک کی طرح ہے۔"





”نمک!“ وہ غصّے سے بولا ”میرے لئے تمہارا پیار صرف نمک کی طرح ہے؟ ایسا کہنے کی تمہاری جرأت کیسے ہوئی؟ اب تمہیں اس کی قیمت ادا کرنی پڑے گی۔۔!“

”لیکن بابا“ شہزادی نے افسردہ لہجے میں کہا۔

”میری محبت آپ کے لئے نمک جیسی ہی ہے۔“

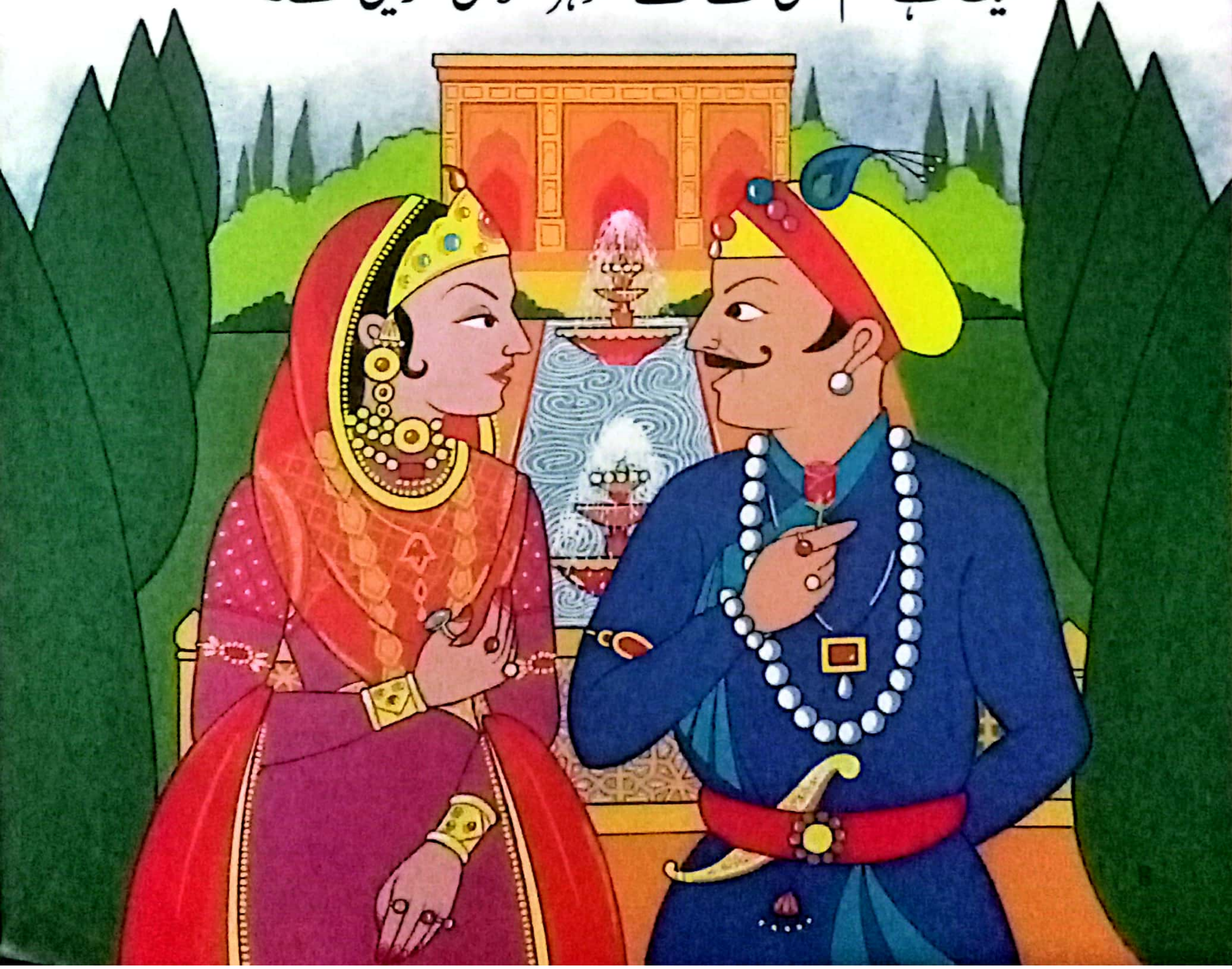
بادشاہ غصّے میں کمرے سے باہر چلا گیا۔

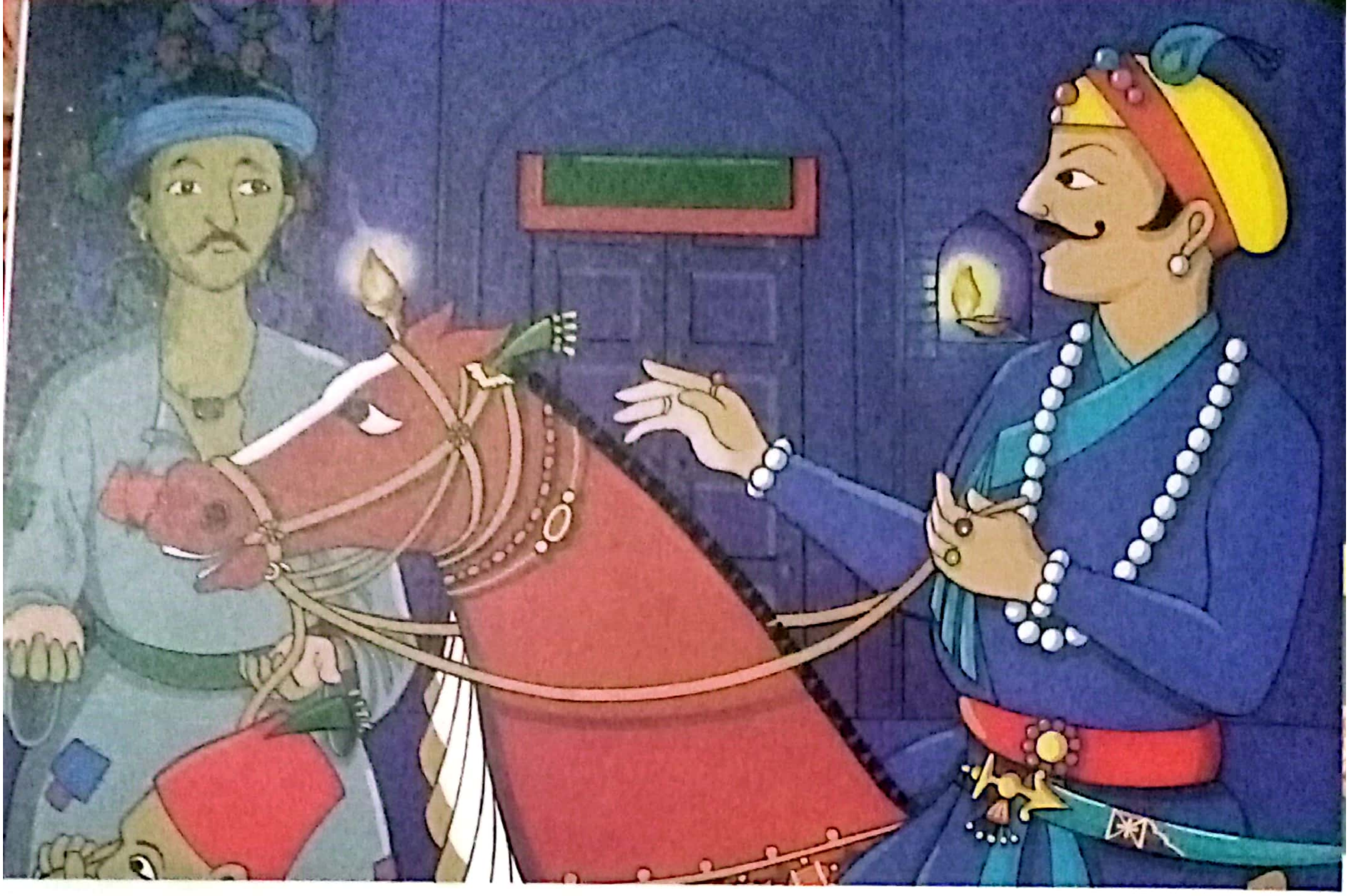
اس دن سے بادشاہ نے اپنی چھوٹی بیٹی کو نظرانداز کرنا شروع کردیا۔ اس نے دونوں بڑی بیٹیوں کی شہزادوں سے شادی کردی۔ ایک روز ملکہ بادشاہ سے بولی۔

"اب ہمیں اپنی چھوٹی بیٹی کی شادی کردینی چاہیئے۔"

بادشاہ نے کہا "اس بے وقوف لڑکی سے کون شادی کرے گا؟" پھر کچھ دیر سوچ کر مُسکرایا اور بولا

"ٹھیک ہے ہم اس کے لئے شوہر تلاش کریں گے۔"





بادشاہ سڑک پر نکل کھڑا ہوا۔ اسے ایک نوجوان ملا۔ اس نے پھٹے پُرانے کپڑے پہن رکھے تھے۔ بادشاہ نے اس سے پوچھا "تم کیا کر رہے ہو؟"۔ نوجوان بولا
"میں کھانے کے لئے بھیک مانگ رہا ہوں۔ کئی روز سے مجھے کوئی کام نہیں ملا اور میرے پاس پیسے بھی نہیں۔"
"ہا ہا" بادشاہ نے قہقہہ لگایا "اب ہم تمہاری شادی اپنی بیٹی سے کریں گے، پھر تم دونوں مل کر بھیک مانگنا!"۔

بادشاہ نے چھوٹی شہزادی کی شادی اس نوجوان سے کردی اور کوئی روپیہ پیسہ دیئے بغیر رُخصت کیا۔

دونوں ایک ساتھ سڑک پر چل پڑے۔

محل سے تھوڑی دور پہنچ کر شہزادی نے اپنے شوہر سے پوچھا "وہ کون ہے؟" وہ بولا "میں اصل میں بھکاری نہیں ہوں۔ میں تو شہر کام کی تلاش میں آیا تھا۔ پیسے نہ ہونے کی وجہ سے میں نے بھیک کے لئے ہاتھ پھیلایا۔"

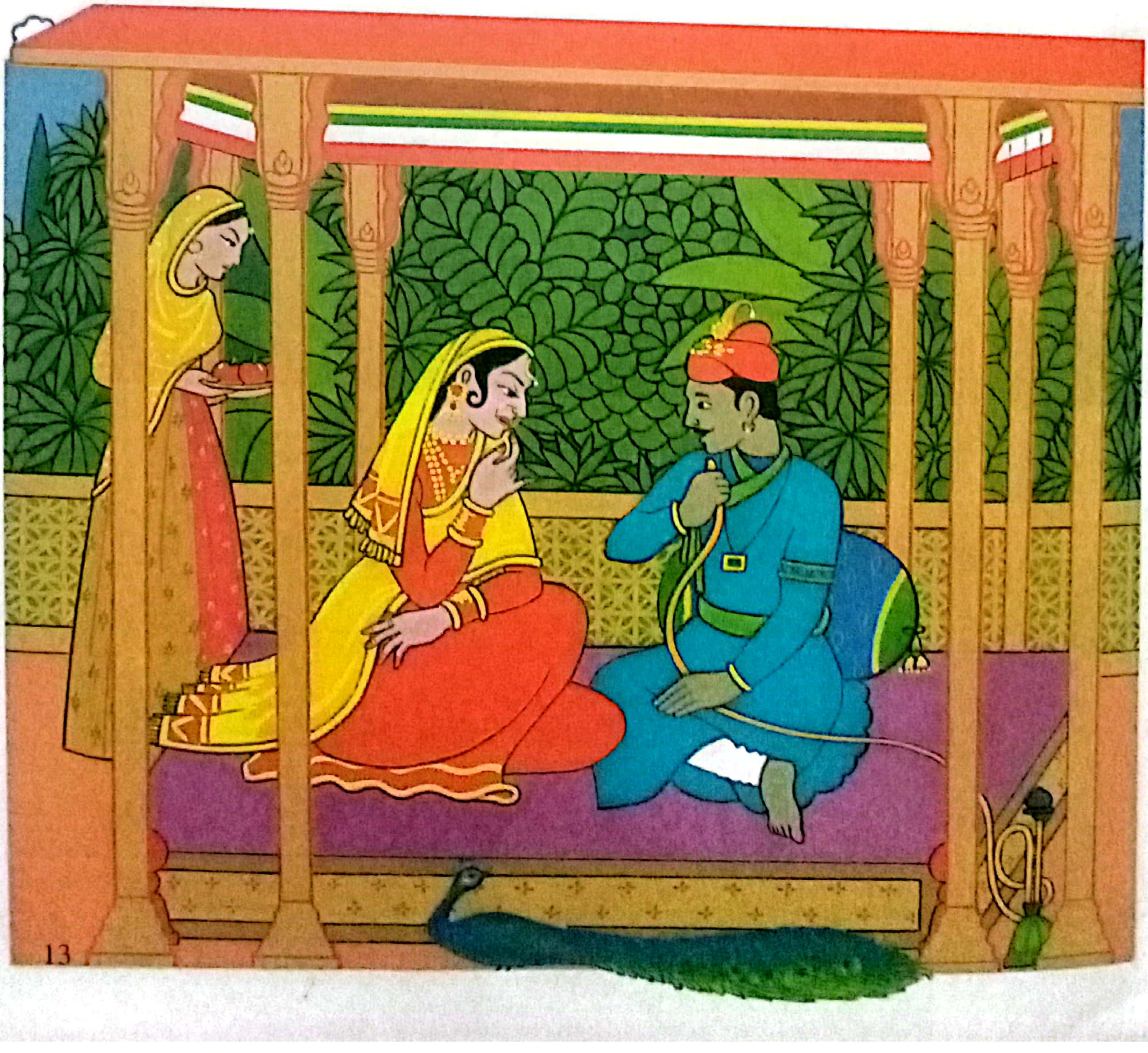


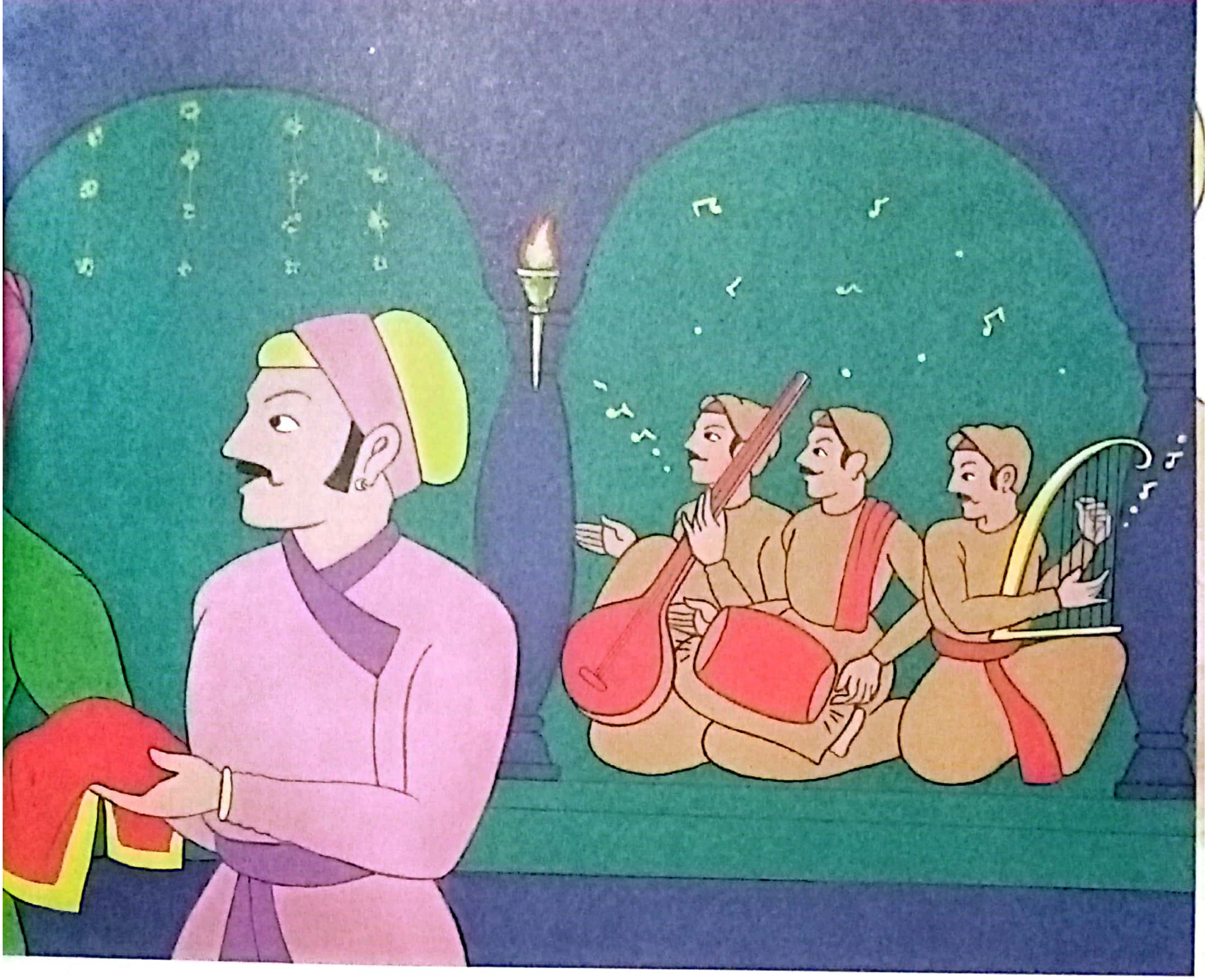




دونوں شہر سے دور ایک چھوٹے سے مکان میں رہنے لگے۔
شہزادی نے کچھ قیمتی زیورات پہن رکھے تھے۔
نوجوان نے اس کی اجازت سے زیورات بیچ کر چھوٹی سی زمین خرید لی۔ دونوں نے مل کر فصل بودی اور اپنی زمین پر خوب محنت کی۔ یہاں تک کہ بہت جلد انہوں نے ایک عمدہ مکان خرید لیا۔

انہوں نے اسی پر بس نہیں کیا، بلکہ اور زیادہ محنت کی۔ چند سالوں کے اندر انہوں نے ایک عالی شان محل تعمیر کرایا۔ جس کے اردگرد خوب صورت باغات تھے۔ اس وقت تک اس جوڑے کی شہرت پورے شہر میں پھیل چکی تھی۔ تمام امراء انہیں اپنے گھروں میں دعوت پر بلاتے۔





ایک روز شہزادی اور اس کے شوہر نے شہر کے تمام اہم
لوگوں کو دعوت پر بلایا۔ بادشاہ کو بھی بلایا گیا۔
بادشاہ نے دعوت قبول کرلی۔ اُسے یہ معلوم نہیں تھا کہ
وہ اپنی بیٹی کے محل میں دعوت پر جا رہا ہے۔
دعوت کے دن ان دونوں نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔



اور اُنہیں ایک وسیع کمرے میں بٹھایا۔ ہلکی ہلکی موسیقی اور گلاب کی خوشبو چاروں طرف پھیلی ہوئی تھی۔

شہزادی نے اپنا چہرہ سُنہرے نقاب سے چُھپایا ہوا تھا۔ جیسے ہی بادشاہ آیا۔ شہزادی اُسے لے کر ایک میز کی طرف بڑھی۔ سُنہرے پیالوں میں طرح طرح کے کھانے سجے ہوئے تھے۔



مرغی ، مزیدار گوشت ، گوشت پلاؤ ، سبزی پلاؤ ، دہی اور پھلوں کی چٹنی کی خوشبو سے بادشاہ کے مُنہ میں پانی بھر آیا۔ شہزادی بولی

"جہاں پناہ! کھانا شروع کیجئے۔" بادشاہ کو زوردار بھوک لگی تھی۔ اس نے سارے پیالوں سے تھوڑا تھوڑا کھانا نکالا اور کھانا شروع کر دیا۔ اُسے کھانے میں کچھ عجیب سا لگا۔ وہ سمجھ گیا کہ کچھ گڑبڑ ضرور ہے۔

اس نے باری باری سارے کھانے آزمائے۔ لیکن سب کھانوں کے ذائقے ایک جیسے ہی تھے۔ اُس نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ اور ذائقے کے بارے میں کچھ سوچا۔

”ہوں! تو ہر کھانا شہد میں پکایا گیا ہے۔“

بادشاہ پریشان ہوگیا۔ اس نے کمرے میں موجود مہمانوں کو دیکھا۔ وہ سب مزے مزے سے کھانے میں مصروف تھے۔





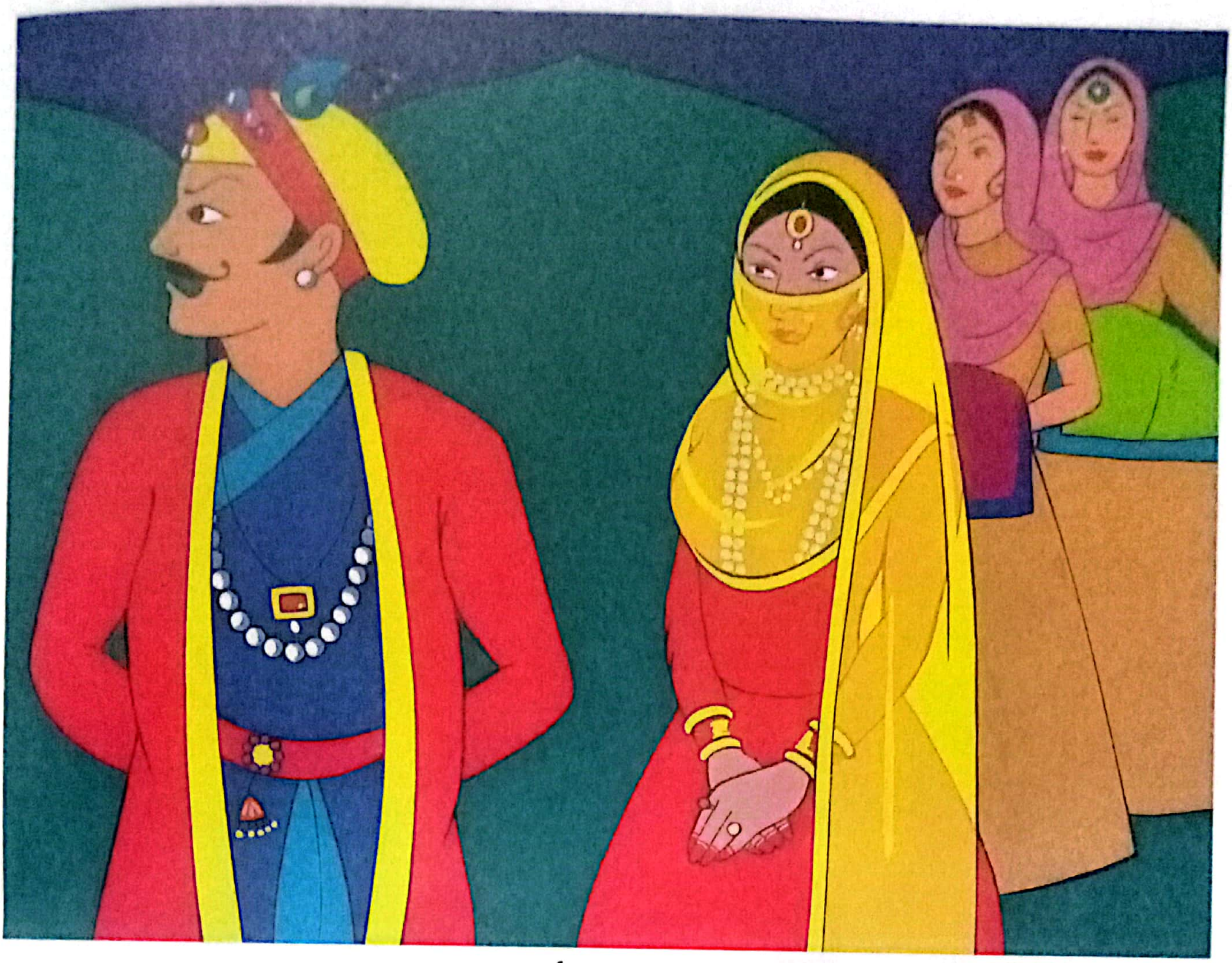
شہزادی بادشاہ کے پاس پہنچی۔ اُس نے نہایت ادب سے پوچھا "بادشاہ سلامت! آپ نے بہت کم کھانا کھایا ہے کیا آپ کو کھانا پسند نہیں آیا؟"

بادشاہ غصّے میں چِلّایا "پسند! سارے کا سارا کھانا تو شہد میں پکا ہے۔ تمہاری جرأت کیسے ہوئی کہ بادشاہ کو ایسا کھانا کھلاؤ۔ تم نے بادشاہ کی توہین کی ہے"۔

شہزادی نے کہا "جہاں پناہ! مہربانی کر کے رُک جائیے۔ آپ دوسرے کھانے تو چکھ لیجئے"۔

بادشاہ کھانے کے لئے بیٹھ گیا۔ بادشاہ نے دوبارہ ایک پیالے سے کھانا نکالا۔ اُسے کھانے میں پھر کچھ عجیب سا لگا۔ اس نے باری باری سارے کھانے آزمائے۔ وہ سمجھ گیا کہ اب پھر کچھ گڑبڑ ہے۔ اس نے ذائقے کے بارے میں کچھ سوچا اور ہونٹوں پر زبان پھیری۔ "ہوں! تو ہر کھانا شکر میں پکایا گیا ہے۔" اس بار بادشاہ کو بہت غصّہ آیا۔





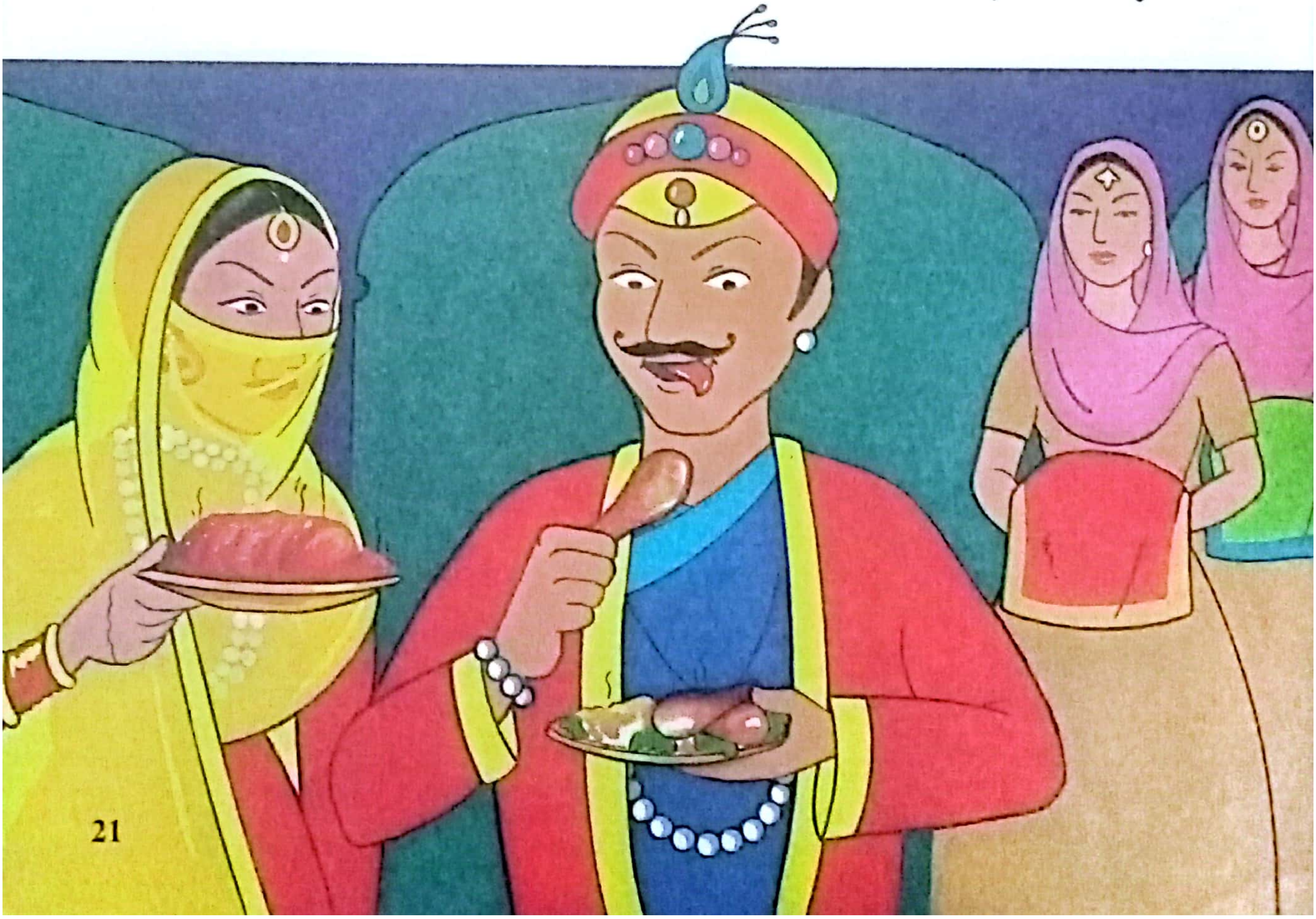
شہزادی دوبارہ بادشاہ کے پاس آئی۔ اس نے نہایت ادب سے پوچھا "جہاں پناہ! " آپ نے بہت کم کھانا کھایا ہے۔ کیا آپ کو کھانا پسند نہیں آیا؟"۔

وہ چِلّایا "پسند! سارے کا سارا کھانا تو شکر میں پکا ہے۔ تمہاری جرأت کیسے ہوئی کہ ایک بادشاہ کو ایسا کھانا کھلاؤ۔ تم نے میری بے عزتی کی ہے۔" وہ جانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا۔

شہزادی بادشاہ سے بولی "بادشاہ سلامت! مجھے ایک موقع اور دیجئے اور تیسرے دسترخوان کے کھانوں کو آزما لیجئے۔"

وہ بادشاہ کو نئے دسترخوان پر لے گئی۔

بادشاہ نے پھر ایک پیالے سے کھانا لیا۔ اس کے چہرے پر مُسکراہٹ پھیل گئی۔ اُس نے باری باری ہر پیالے میں سے کھانا چکھا۔ کھانے کا ذائقہ اُسے پسند آیا۔ اس نے کچھ سوچا اور زبان ہونٹوں پر پھیری۔ "ہوں! تو کھانا نمک میں پکایا گیا ہے۔" بادشاہ اس بار بہت خوش ہوا۔





اسی وقت شہزادی نے چہرے پر سے نقاب ہٹا دیا۔ اور بولی ”بادشاہ سلامت! آپ کو نمکین کھانے شکر اور شہد سے زیادہ پسند ہیں کیوں کہ آپ کو روزانہ شہد اور شکر سے زیادہ نمک کی ضرورت پڑتی ہے!!“۔

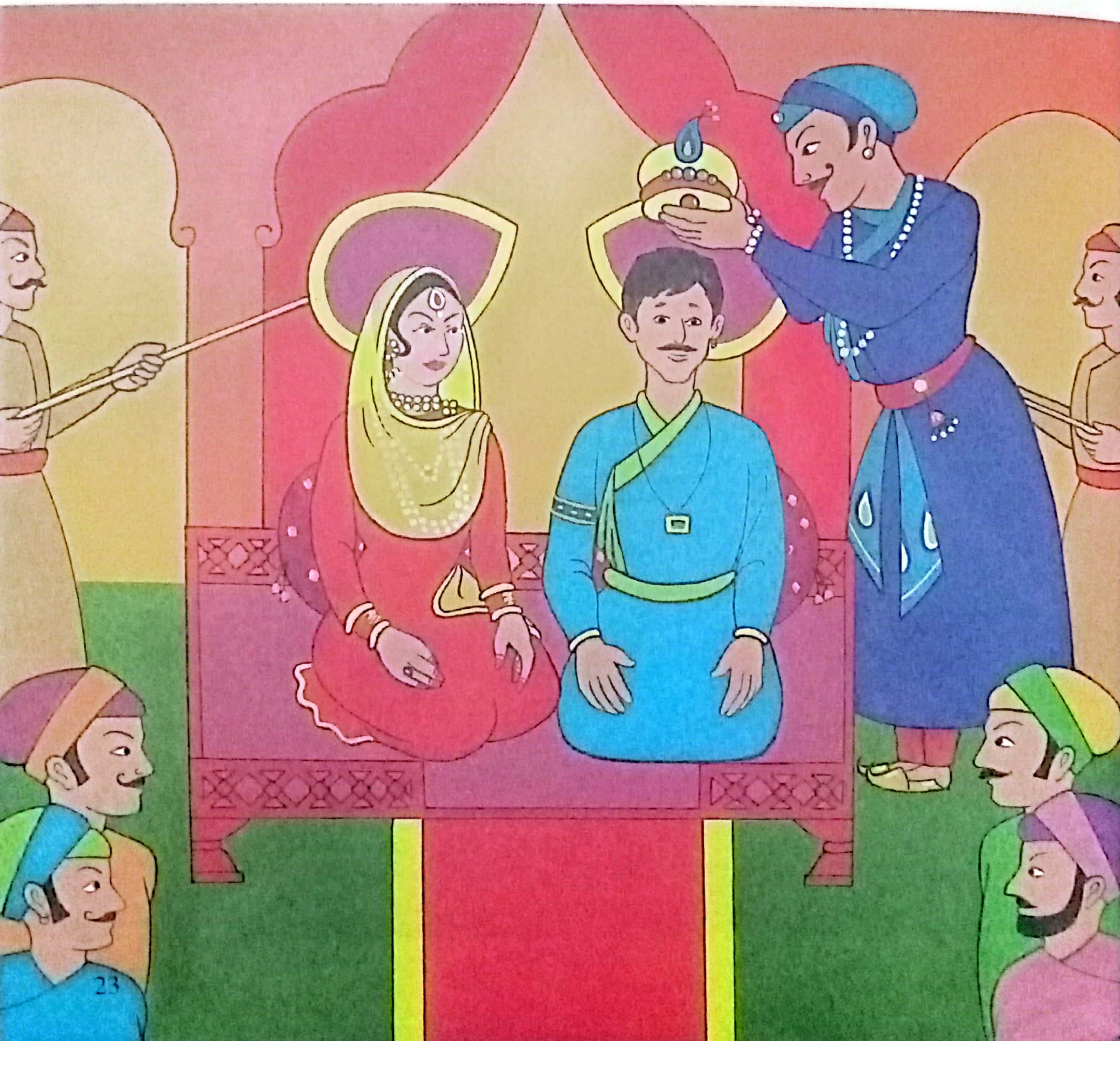
بادشاہ نے اپنی بیٹی کو پہچان لیا۔ ”ہماری بیٹی!“ بادشاہ نے اپنے بازو پھیلاتے ہوئے کہا۔ ”ہمیں معاف کردو۔“

بادشاہ سمجھ گیا تھا کہ اُس کی بیٹی کا نمک جیسا پیار دُنیا میں شہد اور شکر سے زیادہ قیمتی ہے۔

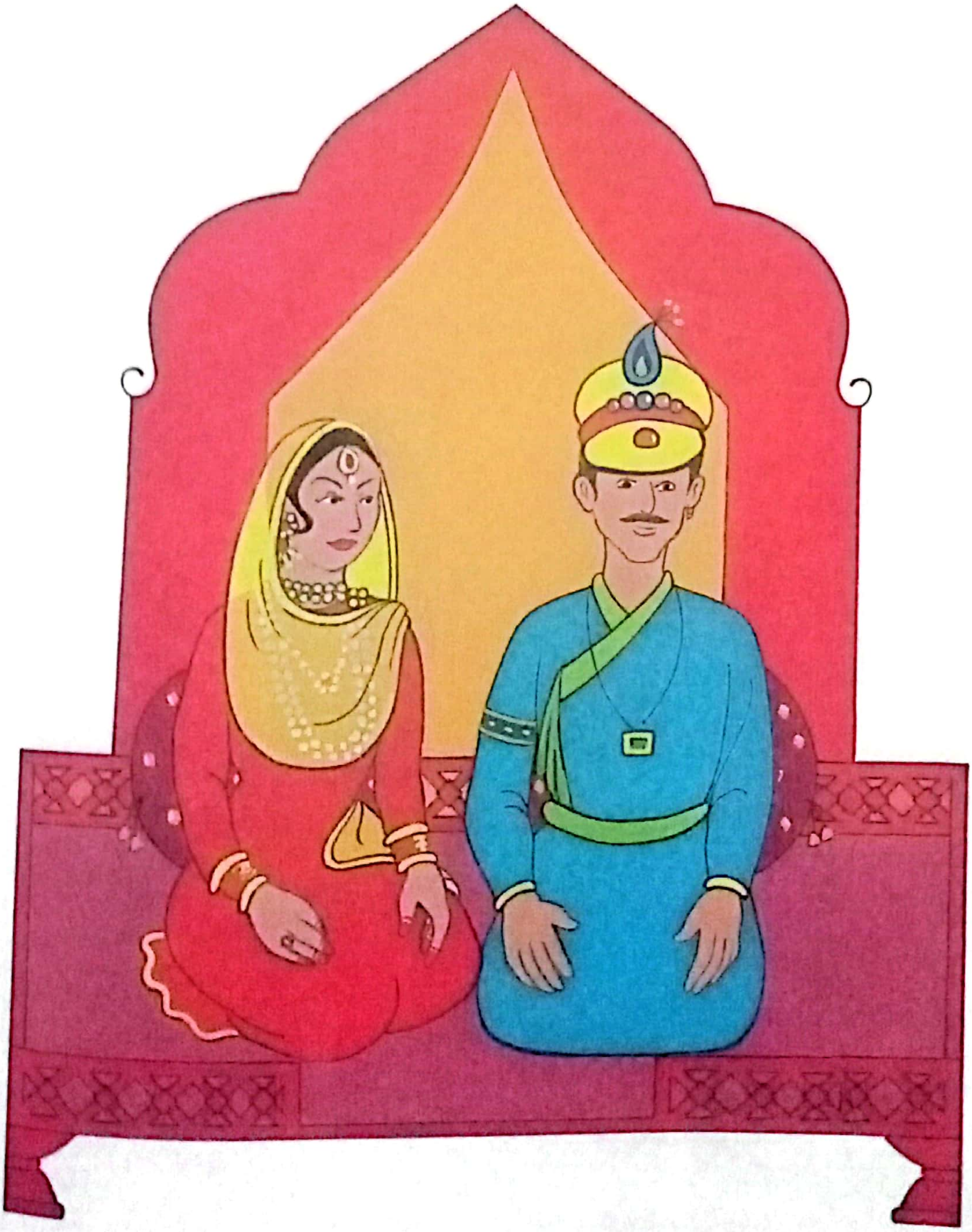
بادشاہ اپنی بیٹی کے ساتھ اپنے بُرے سلوک اور غلطیوں
پر شرمندہ تھا۔

وہ اپنی بیٹی اور اس کے شوہر کو محل لے آیا۔

اور ان دونوں کو اپنی سلطنت سونپ دی۔



نئے بادشاہ اور ملکہ محل میں ہنسی خوشی رہنے لگے۔
بچو! اس کہانی سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ ذہانت ، ہمت اور صبر کے ذریعے کامیابی کی منزل پر پہنچنا یقینی ہو جاتا ہے۔



ملکیتِ حکومتِ پنجاب

نمک کی مٹھاس



ہم سب بچوں کو بادشاہ اور ملکہ بننے کا شوق بھی ہوتا ہے اور ہم سب خیالوں ہی خیالوں میں بادشاہ اور ملکہ بن بھی جاتے ہیں۔ آپ بچوں کے اسی شوق کے مدنظر ہم نے نمک کی مٹھاس میں آپ کو بادشاہ، ملکہ اور اس کی تین بیٹیوں سے ملوایا ہے۔

بادشاہ تھوڑا سا مغرور بھی ہے اور نا سمجھ بھی!

ایک دن اس نے اپنی تین بیٹیوں کا امتحان لیا اور ان سے ایک سوال کیا۔ دیکھنے میں تو ایسا لگتا ہے کہ بادشاہ کی دونوں بیٹیاں امتحان میں پاس ہوگئیں مگر تیسری بیٹی فیل!

لیکن اصل میں ایسا نہیں ہے۔ پڑھیں تو ایسا کیسے ہوا؟

ISBN 0-19-579432-X
9 780195 794328

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

www.oup.com

PMSP Punjab

DFID Department for International Development